سوال

(77) کیا سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا کیا گیا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حنفی مولوی صاحب نے دوران وعظ میں بیان کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسم یعنی پتلا ابھی پانی میں تھا کہ آنحضرت ﷺ کا نور پہلے پیدا ہوچکا تھا اور اسی وقت آپؐ پیغمبر بھی تھے مولوی صاحب مذکور نے کسی حدیث کا حوالہ نہیں دیا پس کیا ان کا یہ ارشاد اور بیان صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولوی صاحب کا یہ بیان درحقیقت ان دو حدیثوں کا مجموعہ ہے جو عوام خصوصاً بریلوی حنفیوں میں بہت مشہور ہیں: (1) اول ما خلق اللہ نوری (2) کنت نبیا وادم بین الماء والطین یاکنت نبیا وادم منجدل بین الماء والطین لیکن یہ دونوں حدیثیں بچند وجوہ مردود ہیں،

پہلی حدیث:۔ مدخل میں ابن الحاج مالکی نے اور بعض دوسرے لوگوں نے بلاسند ذکر کی ہے اور بے سند حدیث بالاتفاق مردود ہوتی ہے ونیز وہ مخالف ہے اس مشہور مرفوع صحیح حدیث کے اول ما خلق اللہ القلم الحدیث (اخرجہ احمد والترمذی وصححہ عن عبادۃ بن الصامت مرفوعا) ونیز وہ معارض ہے ان حدیثوں کے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر قلم پھر آسمان وزمین وغیرہ (دروی السدی فی تفسیرہ باسانید متعددۃ ان اللہ لم یخلق شیا مما خلق قبل الماء قالہ الحافظ فی الفتح ص ۱۳/۱۸۶ ثم ذکروجہ الجمع بینہ وبین حدیث عبادۃ المتقدم فارجع الیہ۔ ونیز وہ معارض ہے اس حقیقت ثابت کے کہ آنحضرت ﷺ آدم کی اولاد سے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں، نہ نور سے الناس کلھم بنوادم وادم خلق من التراب (ترمذی ابوداود ابن حبان) ونیز وہ مخالف ہے اس حدیث کے جس میں وارد ہے کہ آدمؑ کی تخلیق آسمان وزمین کے پیدا کرنے کے بعد ہوئی (مسلم شریف عن ابی ہریرۃ)

دوسری حدیث:۔ کے متعلق ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:۔ واما مایدور علی الالسنۃ بلفظ کنت نبیا وادم بین الماء والطین فقال السفاوی اقف علیہ بہذا اللفظ فضلا عن زیادۃ کنت نبیا ولاماء ولاطین قال وقال الزرکشی لااسل لہ بہذا اللفظ انتہی مختصرا وقال العلقمی قال ابن تیمیتم الزرکشی وغیرہما من الحفاظ لااصل لہ وکذا کنت نبیا ولاادم ولاطین (السراج المنیر ص 94/39 وقال الصنعانی موضوع (تذکرۃ الموضوعات ص 86) البتہ حدیث کنت نبیا ولاادم بیزالروح والجد کئی صحابیوں سے معتبر سندوں سے مروی ہے (فاخرجہ ابن سعد وابو نعیم فی الحلیۃ واحمد والبخاری فی تاریخہ وصححہ الحاکم عن یسرۃ الفخر من اعراب البصرۃ وابن سعد عن ابن ابی الحدعاء والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس واخرجہ الترمذی عن ابی ہریرۃ بلفظ قالوا یارسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وادم بین الروح والجد) قال المناوی بمعنی انہ تعالی اخبرہ بمرتبۃ وہو روح قبل ایجاد الاجسام الانسانیۃ کما اخذ المیثاق علی بنی ادم قبل ایجاد اجسامہم وقیل فی معناہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطی فاضلۃ التعلیم والتربیۃ ومنع فضیلۃ الارشاد والاصلاح فی عالم الارواح فکان فی تہذیب الارواح وتکمیلہا۔ یعنی قبل اس کے کہ آدمؑ کی

روح کا ان کے جسد عنصری کے ساتھ تعلق قائم ہو عالم ارواح میں آنحضرتؐ کی صورت مثال کو نبی اور رسول بنائے جانے کی اطلاع دیدی گئی تھی یا عالم ارواح میں آنحضرتؐ کو ارشاد و تربیت کے منصب پر فائز کر دیا گیا تھا اور آپؐ عالم ارواح میں بھی ارواح کی تہذیب و تکمیل میں مشغول تھے اللہ اعلم ۔ وقد بسط محدث الهند الامام ولی الله الدهلوی فی معناه فی فیوض الحرمین وغیره فارجع الیه ان کنت من اصحاب القوة القدسیة والنفوس الزکیة حتی لاتی نفسک من ظواهره وحتی تقدر علی الوصول الی حقیقة مبلخثیة ۔ عبید اللہ رحمانی محدث دہلی جلد ۹ ش ،

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 119

محدث فتویٰ